Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون ۴۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۲۸/۶۳ | ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ ۔ ۲۷ نبوت ۱۳۵۱ہش ۔ ۲۷ نومبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۷۲

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"انفلوئنزا کی شدید تکلیف ہے جس کی وجہ سے بخار ہے اور تمام جسم میں درد بھی ہے"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۷ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق دریافت کرنے پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا ہے:۔

"کل پھر پسلی میں درد کی تکلیف رہی"

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

## ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# انسان کے اخلاق ہمیشہ دو طرح ظاہر ہوتے ہیں یا ابتلاء کی حالت میں اور یا انعام کی حالت میں

## اگر ایک ہی پہلو ہو اور دوسرا پہلو نہ ہو تو پھر اخلاق کا پورے طور پر اظہار نہیں ہو سکتا

"ہمارے پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عروج حاصل ہوا کیا اس کی نظیر مل سکتی ہے۔ ہر گز نہیں۔ ہر گز ہر گز یہ لوگ (انبیاء اور اولیاء) فقر اور ذلّت کے مصداق نہیں ہوتے۔ اَلدُّنْيَا سِجْنُ لِلْمُؤْمِنِ میں اگر سجن کے معنی نسبتی کریں کہ اہل اللہ کو جو کچھ جنّت میں ملے گا اس کے مقابلہ میں یہ دُنیا سجن ہے تو ٹھیک ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اپنے اولیاء کو کبھی عذاب نہیں کرتے بلکہ اس دلیل سے یہود و نصاریٰ کے دعویٰ کی تردید کرتا ہے۔ اِن دونوں نے دعویٰ کیا تھا کہ نحن ابناء اللہ واحباءہٗ کہ ہم خُدا کے پیارے اور بمنزلہ اس کی اولاد کے ہیں تو اس کا جواب خدا تعالیٰ نے یہ دیا کہ قل فلم یعذبکم بذنوبکم کہ اگر تم خدا کے پیارے اور بمنزلہ اس کی اولاد کے ہو تو پھر تمہاری شامتِ اعمال پر تم کو وہ دُکھ اور تکالیف کیوں دیتا ہے پس اس سے ثابت ہے کہ جو خدا کے پیارے ہوتے ہیں ان کو دُنیا میں دُکھ نہیں ہوتا اور وہ ہر قسم کے عذاب سے محفوظ ہوتے ہیں (اللّٰھم اجعلنا منھم) پس اگر اس کے پیاروں کو عذاب ہوتا رہے تو پھر کافروں میں اور ان میں کیا فرق ہوا؟ انبیاء پر اگر کوئی واقعہ مصیبت کے رنگ میں آتا ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ ان کے اخلاق کو وہ دُنیا پر ظاہر کرے کہ جو ہماری طرف سے آتے ہیں اور ہمارے ہو جاتے ہیں وہ کن اخلاقِ فاضلہ کے صاحب ہوتے ہیں۔ امام حسینؓ پر بھی ایسا واقعہ گزرا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایسے واقعات گذرے مگر صبر اور استقلال اور خدا تعالیٰ کی رضا کو کس طرح مقدّم رکھ کر بتلایا۔

انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں یا ابتلاء کی حالت میں اور یا انعام کی حالت میں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں مل سکتا۔ چونکہ خُدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مکمل کرنے تھے اس لئے کچھ حصّہ آپؐ کی زندگی کا مکّی ہے اور کچھ مدنی۔ مکّہ کے دشمنوں کی بڑی بڑی ایذا رسانی پر صبر کا نمونہ دکھایا اور باوجود ان لوگوں کے کمال سختی سے پیش آنے کے پھر بھی آپؐ ان سے حلم اور بُردباری سے پیش آتے رہے اور جو پیغام خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے تھے اس کی تبلیغ میں کوتاہی نہ کی۔ پھر مدینہ میں جب آپؐ کو عروج حاصل ہوا اور وہی دشمن گرفتار ہو کر پیش ہوئے تو ان میں سے اکثروں کو معاف کر دیا۔ باوجود قوّتِ انتقام پانے کے پھر انتقام نہ لیا۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۹۵، صفحہ ۱۹۶)

# زندگیوں میں انقلاب لانیوالی کتاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ جون ۱۹۷۲ء میں فرمایا:۔

"قرآن کریم محض پڑھنے کی کتاب نہیں ہے یہ تو ایک ایسی کتاب ہے جس سے زندگیوں میں اس سے بھی بڑا انقلاب آتا ہے جو انسان کی ظاہری آنکھ نے اشتراکی انقلاب کی شکل میں روس میں یا سوشلسٹ انقلاب کی شکل میں چین میں دیکھا ہے۔ انسان دراصل خود ایک عالم ہے ہمارے صوفیاء نے انسان کو ایک یونیورس قرار دیا ہے۔ ایک زاویۂ نگاہ سے حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان خود ایک عالم ہے۔ اس کے اندر ایک انقلاب آجاتا ہے لیکن اس انقلاب کے لئے یہ ضروری ہے کہ خشیت اللہ ہو۔ پھر یہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال اور دوسری صفات کا عرفان دیتی اور اس میں بڑھاتی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبّت بھی ہونی چاہیئے۔ آپ کتّے کو دس دن روٹی دیں تو وہ دُم ہلاتے ہوئے آپ کے پیچھے چل پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہری اور باطنی نعماء سے مالا مال کر دیا مگر پھر بھی انسانوں میں سے بعض ناشکرے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول کے پیچھے نہیں چلتے، اس کی آواز پر لبّیک نہیں کہتے۔

غرض ذاتی محبّت انتہائی احسان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے جب انسان خود کو اللہ تعالیٰ کی نعماء میں اس طرح گھرا ہوا پاتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے احسان کے علاوہ اور کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی تب وہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے بھر جاتا ہے۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت اس رشتۂ محبّت کو جسے وہ اپنے رب سے باندھتا ہے قطع نہیں کر سکتی۔ ہماری (انسان کی) تاریخ میں اس قسم کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں، انبیاء علیہم السلام کی بھی اور اولیاء اللہ کی بھی۔"

(الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۷۲ء)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ماہ نبوت ۱۳۵۳ ھش

# مذہب کی اصل اور بنیادی غرض

مذہب کی اصل اور بنیادی غرض وصول الی اللہ ہے یعنی یہ کہ انسان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم ہو جائے اور اسے اُس کا قرب میسّر آجائے۔ جو مذہب اپنے پیروؤں میں اس غرض کو پُورا کر دکھاتا ہے وہ زندہ مذہب ہے اور جو مذہب اس غرض کو پورا کرنے سے عاری ہے وہ یقینی طور پر مردہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسانوں کا تعلق قائم کرنے اور انہیں اس کا قرب عطاء کرنے کی اہلیت آج بجز اسلام کے اور کسی مذہب میں نہیں ہے۔ اسی لئے وہی اور صرف وہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اُس کے زندہ مذہب ہونے کا زندہ اور درخشندہ و تابندہ ثبوت یہ ہے کہ وہ زندگی بخش ہے۔ اس پر ایمان لانے اور عمل پیرا ہونے سے انسان کو ایسی رُوحانی زندگی نصیب ہوتی ہے جس پر موت وارد نہیں ہوتی وہ انسان کی جسمانی موت واقع ہونے کے بعد بھی چلتی چلی جاتی ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اس روحانی زندگی کے طفیل انسان وصالِ ذاتِ ذوالجلال کا جام پی کر جوارِ رحمت ایزدی میں مست و سرشار رہتا اور گفتار یار کے شرف سے مشرف ہو کر ہمیشہ ہمیش کے لئے اُسی کا ہو رہتا ہے۔

لیکن یہ روحانی زندگی اور تقرب الی اللہ محض اللہ تعالیٰ کی ذات اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے اور برائے نام اسلام کی طرف منسوب ہونے اور مومن کہلانے سے میسر نہیں آتا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں محض ایمان کے ساتھ نہیں بلکہ اعمال صالحہ کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ○ (سبا آیت ۳۸)

اور تمہارے مال اور تمہاری اولادیں ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں۔ ہاں جو ایمان لاتا ہے اور اس کے مناسب حال عمل کرتا ہے (وہی ہمارا مقرب ہوتا ہے) اور ایسے ہی لوگوں کو ان کے اچھے اعمال کی وجہ سے بڑھ چڑھ کر بدلے ملیں گے اور وہ امن و اطمینان سے بلند مقامات میں ہوں گے۔

حصولِ قربِ الٰہی کا تعلق نہ ڈھیروں ڈھیر مال سے ہے اور نہ کثرت اولاد سے۔ یعنی کوئی شخص بھی محض اس بناء پر کہ وہ بہت مالدار اور صاحب اولاد ہے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا، اسی طرح وہ جمعیت جسے غلبہ و اقتدار حاصل ہو اور کثرتِ تعداد کے لحاظ سے بھی وہ دوسروں پر فائق ہو محض اس ظاہری فضیلت اور برتری کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ قوم نہیں بن سکتی۔ اگر ایسی بات ہوتی تو غرباء اور کمزور تو ہمیشہ ہی راندۂ درگاہ رہتے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مقرب بننے اور اس کا پیار حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی ایک فرد ہو یا کوئی قوم وہ ایمان لانے کے بعد پورے تعہد اور اخلاص کے ساتھ ایسے اعمال بجالائے جو موقع اور محل کے مطابق اور مناسب حال ہوں۔ کوئی اپنے آپ کو لاکھ مومن کہے اور کہلوائے، اگر اس میں اعمال صالحہ کی شرط سرے سے مفقود ہے بلکہ اعمال کا فرون والے اور ان سے بھی بدتر ہیں یعنی ہر وہ بُرائی جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اس میں پائی جاتی ہے مثال کے طور پر شراب کا وہ رسیا ہے اور جُوئے سے اسے عار نہیں ہے، ہر قسم کی بے حیائی اور بدکاری میں وہ غرق ہے یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ اسے خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کا پیار حاصل ہو جائے۔ وہ چیز جس سے مذہب کی اصل غرض پوری ہوتی اور انسان تقرب الی اللہ حاصل کر سکے حقیقی معنوں میں فوز و فلاح سے ہمکنار ہوتا ہے وہ اعمال صالحہ ہی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ صاف اور واضح الفاظ میں فرمایا ہے:-

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○ (الکہف آیت ۱۱۱)

پس جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو اُسے چاہیئے کہ نیک (اور مناسب حال) اعمال بجالائے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

پھر ضروری ہے یہ اعمال صالحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتے ہوئے بجالائے جائیں۔ جیساکہ فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران آیت ۳۲) ایسا نہ ہو کہ انسان نیک اعمال بجالانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے کی بجائے خود اپنے ہی نفس کی پیروی شروع کر دے یعنی اس کا اپنا دماغ جو بدعات اختراع کرے اُنہی کا نام اعمال صالحہ رکھ کر انہیں بجالائے اور مطمئن ہو بیٹھے کہ اس نے اعمال صالحہ بجالانے کا حق ادا کر دیا ہے۔ جو لوگ اعمال صالحہ بجا نہیں لاتے یا انہیں بجالانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کرنے کی بجائے خود اپنے نفس کی پیروی کرتے ہیں وہ سراسر خسارہ میں رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ○ (الکہف آیت ۱۰۶)

اسلام سے قبل اہل کتاب (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں) کی یہی حالت ہو چکی تھی وہ اپنے نفس کی پیروی کرنے لگے تھے اور ہر قسم کے گناہوں میں غرق تھے اس کے باوجود تورات اور انجیل اور انبیاء بنی اسرائیل پر محض زبانی ایمان کی وجہ سے ہی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا مقرب اور پیارا سمجھتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی انتہائی مکروہ عملی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (المائدہ آیت ۶۳)

اور تو ان میں سے بہتوں کو دیکھتا ہے کہ وہ گناہ اور زیادتی اور اپنے حرام کھانے (کے افعال) کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت بُرا ہے۔

اُن کے اِن بُرے اعمال کی وجہ سے خدا تعالیٰ انہیں موردِ عذاب بنا رہا تھا یعنی ایک عذاب کے بعد دُوسرا عذاب ان پر نازل ہو رہا تھا اس کے باوجود وہ محض اپنے زبانی ایمان کے بل پر یہی کہے جاتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مقرب اور اسکے پیارے ہیں۔ چنانچہ ان کے اس کھوکھلے دعوے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ (المائدہ آیت ۱۹)

اور یہودی اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اس کے پیارے ہیں۔ تُو کہدے (کہ اگر تم ایسے ہی خدا تعالیٰ کے لاڈلے اور اس کے پیارے ہو) تو پھر وہ تمہارے گناہوں کے سبب سے تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو (دوسرے عام آدمی) اس نے پیدا کئے ہیں تم بھی انہیں جیسے (عوام الناس) ہو۔

اس سے صاف عیاں ہے کہ محض زبانی ایمان کوئی چیز نہیں ہے جب تک کہ اس کے مطابق اعمال صالحہ نہ ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کے پیار کے حصول کا وسیلہ اعمال صالحہ ہیں اور پھر قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آلِ عمران آیت ۳۲) کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع ضروری ہے۔ اگر یہ نہیں تو محض زبانی ایمان لوگوں کو عذاب الٰہی کا مورد بننے سے نہیں بچا سکتا۔

اب چونکہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے، اسلام کا رسولؐ زندہ رسولؐ ہے۔ اور اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے اور اس بناء پر اسلام خود ایک زندہ مذہب ہے بلکہ قیامت تک کے واسطے رُوئے زمین پر اکیلا ہی زندہ مذہب ہے اسی لئے یہی وہ مذہب ہے جو اپنے متبعین کو اللہ تعالیٰ کا مقرب اور پیارا بنانے کی پوری اہلیت رکھتا ہے لیکن اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی و اتباع اور خلوص نیت کے ساتھ اعمال صالحہ کی بجا آوری ضروری ہے۔ اسلام کی اس لازوال خصوصیت کو دُنیا پر آشکار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں اس کا عملی ثبوت دیتا چلا آرہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مختصر دعا

# جذبات کا سمندر

مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا

دنیا میں کسی انسان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کا پورا حق ادا کر سکے۔ وہ ذات جس نے ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ مخلوقات کا پیدا کیا ہے جس کے پیدا کردہ عالم کی وسعت کا اندازہ کرنا ہی انسان کے لئے ممکن نہیں۔ اس ذات کی تسبیح و تحمید کا حق ادا کرنا یقیناً کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ انسان اگر کھانا پینا اور دوسرے تمام حوائج ترک بھی کر دے (اور یہ بات یقیناً ناممکن ہے) تو بھی وہ ایک دن میں ۲۴ گھنٹے خدا کی حمد کے ترانے گا سکتا ہے اور اگر بفرض محال ایک انسان ان تمام حوائج کو چھوڑ کر ستر اسّی یا سَو برس کی زندگی ساری کی ساری تسبیح و تحمید میں ہی گزار دے تو پھر بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ خدائے تعالیٰ کی تحمید کا حق پوری طرح ادا ہو گیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ تسبیح و تحمید میں صرف وقت کا ہی سوال نہیں بلکہ جذبات کی گہرائی بھی ایک بہت بڑا عنصر ہے۔ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دل و دماغ کی اعلیٰ درجے کی صلاحیتیں عطا کی وہ چند منٹ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید جس عرفان، جس محبت اور جس کیف سے ادا کر سکتا ہے ایک دوسرا شخص ساری عمر کی عبادت میں بھی وہ مقام پیدا نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کے باوجود کسی انسان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اس محدود زندگی میں اللہ تعالیٰ کی تحمید کا حق پوری طرح ادا کر سکے۔

ہمارا یہ یقین اور ایمان ہے کہ اس دُنیا کے پردہ پر کسی انسان نے اللہ تعالیٰ سے اتنی محبت نہیں کی اور نہ ہی اس تواتر سے اور اس ذوق و شوق سے اور معرفت سے پُر ہو کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کی کہ جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی لیکن حضور بھی آخر ایک انسان ہی تھے۔ بے شک حضورؐ کا ایک ایک سیکنڈ عبادت میں داخل تھا۔ حضور کا ہر فعل بھی عبادت ہی کا حصہ تھا کیونکہ حضورؐ جو کچھ بھی کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتے تھے لیکن اس کے باوجود حضورؐ اس محدود دنیا میں اور محدود زندگی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا پورا حق ادا نہیں کر سکتے تھے اور یہ حضورؐ کی کمزوری نہ تھی بلکہ ایک طبعی امر تھا کیونکہ ایک محدود ہستی ایک غیر محدود ہستی کا احاطہ کر ہی نہیں سکتی تھی۔ یہی وہ احساس ہے جو حضورؐ کو بے قرار رکھتا تھا اور یہ احساس حضورؐ کی دعاؤں میں نظر آتا ہے۔ اس وقت حضورؐ کی ایک مختصر سی دعا اس ضمن میں پیش کرتا ہوں جو یہ ہے:-

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا
خَلَقَ فِی السَّمٰوٰتِ
سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا
خَلَقَ فِی الْاَرْضِ
سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا
خَلَقَ بَیْنَھُمَا
سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا
ھُوَ خَالِقٌ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا
خَلَقَ فِی السَّمٰوٰتِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا
خَلَقَ فِی الْاَرْضِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا
خَلَقَ بَیْنَھُمَا
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا
ھُوَ خَالِقٌ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا
خَلَقَ فِی السَّمٰوٰتِ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ
مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ
مَا خَلَقَ بَیْنَھُمَا
اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ
مَا ھُوَ خَالِقٌ

یعنی مَیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تکبیر اللہ تعالیٰ کی اس مخلوق کی گنتی کے برابر کرتا ہوں جو اس نے آسمانوں میں پیدا کی یا زمین میں پیدا کی یا ان دونوں کے درمیان پیدا کی یا آئندہ پیدا کرے گا۔

حضورؐ نے یوں تو ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کا ورد کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر نیکی کے لئے کچھ نہ کچھ معیار ضرور مقرر ہونا چاہیئے لیکن حضورؐ کی طبیعت کہاں اتنی بار تسبیح و تحمید اور تکبیر سے سیر ہونے والی تھی۔ حضورؐ تصور فرماتے ہوں گے کہ کیا ایک ہزار مرتبہ کی تسبیح و تحمید سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا ہو سکتا ہے اور کیا پھر اس سے آپ کے جذبات محبت کا اظہار ہو سکتا ہے؟ اور حضورؐ کا دل جواب دیتا ہو گا کہ نہیں ہرگز نہیں۔ پھر حضورؐ اس تعداد کو بڑھاتے جاتے ہوں گے اور حضورؐ کا دل کہتا ہو گا کہ یہ تعداد بھی کافی نہیں اور حضورؐ کی پیاس کسی جگہ بھی بجھتی نہ ہو گی اور نہ ہی حضورؐ کے لئے یہ ممکن ہوتا ہو گا کہ حضورؐ نے اپنے خیال میں جو عدد مقرر کیا ہو اس کے مطابق ہی تسبیح و تحمید ادا کر سکیں۔ تب حضورؐ کی روح بے چین ہو کر اس مشکل سے رہائی پانے کے لئے کوئی حل تلاش کرتی ہو گی۔ موجودہ زمانے کی اصطلاح کے مطابق ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضورؐ نے اس کے لئے ایک سٹینڈرڈ یونٹ یعنی اکائی مقرر کر لی ہو گی جس طرح مثلاً آجکل کے زمانہ میں غیر معمولی فاصلہ کو ماپنے کے لئے روشنی کے ایک سال کو ایک یونٹ مقرر کر لیا گیا ہے۔ پس حضورؐ اپنے دل کی گہرائیوں سے یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ تو نے آسمانوں میں جس قدر بھی مخلوق پیدا کی ہے اس تعداد کے مطابق مَیں تیری تسبیح و تحمید اور تکبیر کرتا ہوں لیکن اس پر بھی حضورؐ کی پیاس نہ بجھتی تب حضورؐ فرماتے اے اللہ جس قدر مخلوق تو نے زمین میں پیدا کی ہے اسکی تعداد کے مطابق تیری تسبیح و تحمید و تکبیر کرتا ہوں لیکن اس پر بھی حضورؐ سیر نہیں ہوتے تو پھر فرماتے اے اللہ جو مخلوق آسمانوں اور زمین کے درمیان تو پیدا کر چکا ہے اس کی تعداد کے مطابق مَیں تیری تسبیح و تحمید اور تکبیر کرتا ہوں۔ لیکن پھر بے چین ہو جاتے اور سمجھتے کہ نہیں تسبیح و تحمید کا حق ادا نہیں ہوا۔ تب حضورؐ یہ فرماتے اے اللہ تیری تسبیح و تحمید و تکبیر اس تعداد کے مطابق ہو کہ جس قدر مخلوق کو تو آئندہ پیدا کرے گا۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہی پیدا کرتا آیا ہے اور ہمیشہ ہی پیدا کرتا جائے گا۔ اس میں شک نہیں کہ فنا کے دَور بھی آتے رہے ہیں لیکن فنا کے بعد حیات کے دَور بھی آتے رہے ہیں اور سلسلہ ادوار کبھی ختم نہ ہو گا۔ پس حضورؐ یہ فرماتے ہیں اے اللہ تیری اَن گنت تسبیح و تحمید اور تکبیر ہو۔ لیکن صرف اَن گنت کا لفظ استعمال کر کے جذبات محبت کے سیل کی وہ عکاسی نہیں ہو سکتی تھی جیسا کہ اس دعا کے ذریعے کی گئی ہے۔

اس مختصر سی دعا میں حضورؐ نے چند فقروں میں اپنے بے پناہ جذبات محبت کو ایسی شکل دی کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اس عظیم شخص کے جذبات نہایت ہی بلند، نہایت ہی گہرے، نہایت ہی وسیع اور نہایت ہی ہمہ گیر تھے۔ جذبات کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دل میں موجزن تھا لیکن کس خوبصورتی سے، کس حسن سے اور کس عمدگی سے حضورؐ نے اپنے جذبات کی ترجمانی کی اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا کمال تھا۔

یقیناً یہ وجود اس لائق تھا کہ اسے احمد اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام دیا جاتا۔

ہر رسول نے خدا سے محبت کی اور اپنے اپنے رنگ میں اس کی تسبیح و تحمید اور تکبیر بیان کی۔ ہر رسول خدا تعالیٰ کی رضا میں غرق تھا لیکن کسی کو کمال کا وہ مقام حاصل نہ ہوا جو اسے احمد نام کا مستحق بنا دیتا۔ اور یہ نام اور یہ مقام صرف آپ ہی کے لئے مخصوص ہوا لیکن احمد ہونا خود محمد ہونے کے لئے مستلزم تھا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت میں یکتا و یگانہ ہو گا اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی اس کے ساتھ اسی کے مطابق ہو گا اور وہ محمد ہی کہلائے گا۔ اور خدا بھی اس کی وہ تعریف کرے گا اور اپنے بندوں سے وہ تعریف کروائے گا کہ اور کبھی کسی کی نہ کی ہو گی اور نہ ہی کروائی ہو گی۔ اور یہ محض دعویٰ ہی نہیں بلکہ اس

کا ثبوت واقعاتی دنیا سے بھی مل جاتا ہے میں اس وقت روزمرہ کی زندگی سے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

اس زمانے میں روئے زمین پر بسنے والے مسلمانوں کی تعداد کم از کم ۶۰ کروڑ ہوگی اور یہ بہت ہی محتاط اندازہ ہے ان میں سے جو لوگ نماز پڑھنے کے قابل ہیں ان کی تعداد ۴۰ کروڑ فرض کر لی جائے اور یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ فی زمانہ باقاعدہ نماز ادا کرنے والے صرف ۱۰ فی صدی مسلمان ہیں تاہم بہرحال ایسے مسلمان بھی ہیں جو دن میں کبھی کبھار نماز ادا کرتے ہیں اور ایسے تو کافی ہیں جو عید کیا ہیں تو ضرور شریک ہوتے ہیں پھر رمضان کے مہینے میں بھی نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے ان تمام امور کو مدنظر رکھ کر اگر نماز ادا کرنے والے مسلمانوں کی تعداد ۱۵ فی صد بھی فرض کر لی جائے تو روزانہ ۴۰ کروڑ کا ۱۵ فی صد یعنی ۶ کروڑ نماز ادا کرتے ہیں اور ہر دو رکعت میں ہم التحیات میں چار دفعہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے ہیں یعنی اللھم صل علی محمد و آل محمد دو دفعہ اور اللھم بارک علی محمد و آل محمد دو دفعہ پھر ایک دفعہ السلام علیک ایھا النبی گویا دو رکعت میں ہم ۵ دفعہ حضور کا نام لیتے ہیں اور چار رکعت والی نماز میں بھی چھ دفعہ (کیونکہ گو درمیانی التحیات میں درود نہیں پڑھا جاتا لیکن السلام علیک ایھا النبی تو پڑھا جاتا ہے) اب اس حساب سے صبح کی فرض نماز کی دو رکعتوں میں ۵ بار ظہر کی چار رکعتوں فرض میں چھ بار عصر کے چار فرضوں میں چھ بار مغرب کے تین فرضوں میں چھ بار عشاء کے چار فرضوں میں چھ بار اور وتروں میں چھ بار یعنی کم از کم ۳۵ بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام یا آپ کا لقب النبی لیا جاتا ہے اس کے علاوہ بعض موکدہ سنتیں ہیں اور بعض غیر موکدہ اور بعض نوافل۔ بعض لوگ سنتوں کو تو ادا کرتے ہیں لیکن نوافل کو نہیں اور بعض سنتوں اور نوافل دونوں کو ہی ادا کرتے ہیں۔ بے شک ایک حصہ ایسا بھی ہے جو صرف فرض نماز کو ادا کرتا ہے لیکن وہ بھی رمضان کے مہینے میں نوافل پر زور دیتے ہیں اسلئے اگر کم از کم اوسط بھی لگائی جائے تو ایک نماز پڑھنے والا کم از کم ۵۰ دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتا ہے۔ اسکے علاوہ اذانوں میں بھی حضور کا نام لیا جاتا ہے پھر نمازوں کے علاوہ بھی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اسی طرح دیگر اور بھی کئی قسم کی تقاریب ہیں کہ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لیا جاتا ہے اگر ان سب امور کو مدنظر رکھ لیا جائے تو کم از کم ۶۰ بار ہر شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتا ہے۔ اب اس ۶۰ کروڑ کو ۶ کروڑ سے ضرب دی جائے تو یہ تعداد تین ارب ساٹھ کروڑ بن جاتی ہے۔ گویا موجودہ ضعف اسلام کے زمانے میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ۳ ارب ۶۰ کروڑ دفعہ لیا جاتا ہے اور دنیا کی موجودہ کل آبادی کی اس تعداد سے زیادہ نہیں۔ اب آئیں ہم غور کریں اور دیکھیں کہ کیا دنیا میں کسی اور شخص کا اتنی دفعہ نام لیا جاتا ہے اور وہ بھی ہر روز۔ دنیا میں

### بڑے بڑے انسان

پیدا ہوئے۔ لیکن ان کی طاقت کے کمال کے زمانہ میں بھی ان کا نام اتنی دفعہ نہیں لیا جاتا تھا۔ لیکن یہ وجود جو کہ وفات کے قریب صرف چند لاکھ انسانوں کا آقا تھا آج اس کا نام دنیا کی کل تعداد کے برابر لیا جاتا ہے اور ہر روز لیا جاتا ہے اور اس زمانے میں لیا جاتا ہے۔ جب مسلمان عام طور پر نمازوں میں غافل ہوگئے ہیں اب کونسا وہ شخص ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ روحانی دنیا میں صرف ایک اور شخص ہے کہ جس کا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد زیادہ بار لیا جاتا ہے اور وہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام کیونکہ التحیات میں جو درود پڑھا جاتا ہے۔ اس میں چار دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی نام آتا ہے لیکن دوسرے مواقع اگر مدنظر رکھا جائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت پیچھے رہ جاتا ہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے لیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے جس نماز کا اجرا کیا اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام بھی رکھ دیا اور یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی غیر معمولی اور نمایاں خوبیوں کی وجہ سے اسی کے مستحق ہیں۔

بہرکیف روئے زمین پر کوئی بھی ایسا انسان نہیں جس کا اس کی شہرت کے نقطۂ کمال کے زمانے میں بھی کسی ایک روز اتنی دفعہ نام لیا گیا ہو جس قدر کہ آنحضرت صلعم کا نام ہر روز لیا جاتا ہے اور یہ تو ابھی ضعف اسلام کا زمانہ ہے اسکے بعد جب اسلام دنیا میں غالب آئیگا اور باقاعدہ نمازیوں کی نسبت میں بھی اضافہ ہوگا تو حضور کا یہ کمال اور زیادہ شان سے چمکے گا

---

# دو دوستوں کا ذکرِ خیر

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ڈیٹن بی ایس سی

## محترم راجہ ضیاء الدین صاحب ارشد

الفضل کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ محترم راجہ ضیاء الدین صاحب ارشد ان زخموں کی تاب نہ لا سکے۔ جو ان کو سرگودھا اسٹیشن پر اندھا دھند فائرنگ کے نتیجہ میں آئے تھے اور بالآخر اس دنیا سے چل بسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

راجہ ضیاء الدین صاحب ارشد مرحوم نے ایک عرصہ تک خاکسار کے ساتھ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں بطور ایس وی ٹیچر کام کیا۔ اپنے فرائض منصبی نہایت عمدگی سے ادا کئے۔ اور مجھے بحیثیت مدرس اعلیٰ "مطلقاً" کبھی بھی شکایت کا موقع نہ دیا۔ دلی تعاون اور تابعداری کرنیوالے رکن تھے جن کی اعانت و تعاون پر ہر طرح بھروسہ کیا جا سکتا تھا سلسلہ جس قسم کے تعاون اور اخلاص و عقیدت کا ایک ماتحت سے توقع رکھتا ہے وہ مکمل طور پر ان میں موجود تھی ان کا ایک مقولہ مجھے اب تک یاد ہے کہ ماتحت کا کام "ہاں جی۔ بھلا جی" کہنا ہے افسر مجاز جو کچھ کہے۔ جو حکم دے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے حیل و حجت کرنا نہیں۔ بلکہ دیانتداری سے اسکے حکم کی تعمیل کرنا ہے۔ اور مجھے اس امر کا اظہار کرتے انتہائی خوشی ہے۔ کہ انہوں نے اس اصل پر ریٹائر ہونے تک نہایت شرح صدر اور مداومت سے عمل کیا۔ اپنے رفقار کار کے لئے نیک نمونہ اور مثالی کردار قائم کرنے کا موجب ہوئے۔ محنتی صابر اور خاموش دھن کام کرنے والے دوست تھے۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے اور نوجوانوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے!

## محترم چوہدری محمد عبدالعزیز صاحب ایم اے بی ٹی جھنگ صدر

اس بزرگ دوست کو قریب سے دیکھنے کا مجھے سالہا سال تک موقع ملا ہم بسلسلہ بحیثیت ہیڈ ماسٹر ضلعی ہائی سکولز ایسوسی ایشن میں اپنے اپنے سکول کی نمائندگی کرتے رہے اور تعلیمی علمی اور کھیل کے میدان میں ایک دوسرے کے خیالات سے متاثر ہوتے۔ مختلف ضلعی سکولوں میں کام کرنے کے بعد چوہدری محمد عبدالعزیز صاحب مرحوم کئی سال بطور ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ۔ شاندار اور پروقار دور گذارنے کے بعد محکمہ تعلیم سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ ہر جگہ۔ ہر عہدہ اور ہر میدان اور ہر موقع پر اُن کو احمدیت پر دلی اور حقیقی طور پر یقین رکھنے والا۔ سلسلہ کے معاملہ میں انتہائی غیور اور نڈر۔ حق کو حق کہنے والا بے لاگ۔ بلا خوف لومۃ لائم۔ ترکی بترکی جواب دینے والا۔ نہایت ہی دبنگ اور دیانتدار پایا۔ مرحوم کی ایمانداری اور دیانتداری افسر و ماتحت میں مسلم و معروف تھی تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والا یہ دوست۔ اپنی ذاتی محنت اور فرض شناسی۔ وفا اور دیانت کا مجسمہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم و تبلیغ کا آنریری اور کامیاب مبلغ تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت میں بجائی عبدالعزیز ایسے مخلص اور شیدا وجود پیدا فرماتا رہے جو سلسلہ کے لئے حقیقی تڑپ رکھنے والے اور اپنے عملی نمونہ سے سلسلہ کے وقار میں اضافہ کرتے رہیں اور اپنے اس نیک دعاگو بندے کو جس نے اپنا عہد کامیابی سے نبھایا اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھے۔ آمین یا رب العلمین!!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۴ روپے
دوائی فضلِ الٰہی — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس ۲۵ روپے
زوجام عشق — طاقت کی جنرل ٹانک — کورس ۳۵ روپے
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

# وصایا (۲)

## مسل ۲۱۸۴۲

مَیں محمد صدیق احمد ولد چوہدری نور احمد صاحب مرحوم قوم اداکیں پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن نگر پارکر ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۷۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریرِ وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد، محمد صدیق احمد معلم وقفِ جدید احمدیہ مسلم مشن نگر پارکر سندھ۔ گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر رئیس المعلمین حلقہ تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد۔ منیر احمد محمود ولد چوہدری عزیز الدین صاحب معلم وقفِ جدید تھرپارکر سندھ۔

## مسل ۲۱۸۴۳

مَیں کریم بی بی بیوہ چوہدری جلال الدین صاحب ورک مرحوم قوم گورائیہ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۲۲ روپے

۲۔ زیور طلائی ۱ تولہ مالیتی -/۲۰۰ روپے

۳۔ زمین زرعی ۴ ایکڑ ۲ کنال مالیتی -/۸۹۲۵۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت بچوں کی طرف سے زمین کی آمد کا ملتا ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ کریم بی بی اہلیہ چوہدری جلال الدین ورک E 627 6/2 G اسلام آباد۔ گواہ شد چوہدری عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد۔ گواہ شد۔ چوہدری عبدالواحد ورک (پسر موصیہ) اسلام آباد۔

## مسل ۲۱۸۴۵

مَیں قریشی غلام رسول ولد حکیم مولوی فضل الدین صاحب قوم قریشی پیشہ تجارت معمولی عمر ۵۹ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زمین سکنی رقبہ ۷ مرلہ واقعہ فتو منڈ نزد گوجرانوالہ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت معمولی ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ قریشی غلام رسول ساکن ترگڑی حال طارق منزل دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد بشیر احمد صراف سیکرٹری تحریک جدید ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ سلطان احمد سیکرٹری مال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

## مسل ۲۱۸۴۶

مَیں چوہدری محمد حسین ولد چوہدری نظام الدین صاحب مرحوم قوم ساہی پیشہ تجارت عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد

۱۔ نقد رقم مبلغ -/۱۴۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد محمد حسین ولد چوہدری نظام الدین صاحب ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ بشیر احمد صراف سیکرٹری مال، ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ۔

## مسل ۲۱۸۴۷

مَیں میاں محمد حسین ولد میاں میراں بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ صرافی عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد رقم مبلغ -/۳۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ میاں محمد حسین ولد میاں میراں بخش صاحب مکان ۷/۲۴۳ گلی بانیاں۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ میاں نذیر احمد تاجر صدر موصیاں۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ رانا عبدالمجید ولد عبدالعزیز صاحب۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(۳۶) پرانی اور "لاعلاج" امراض (۳۶)
کی کیورز (CURES) کے نتائج
مکرم جناب غلام رسول باجوہ چک ۷۹ شمالی سرگودھا نے لکھا "مَیں نے ایک کورس پائلز کیور (PILES CURE) استعمال کیا جس سے بواسیر سے بکلی آرام آگیا"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں مثلاً ناسور کے لئے فسچولا کیور وغیرہ۔ قیمت -/۱۰
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ)۔ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹی ربوہ فون ۹۰۶ / ۹۰۷

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

## قائدین و ناظمین اطفال سے درخواست

اِن دنوں ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان کی خریداری خاصی کم ہوگئی ہے۔ قائدین مجالس و ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ خدام و اطفال بھائیوں کو ہر دو رسائل کا خریدار بنا کر خالد و تشحیذ کی خریداری میں اضافہ فرمائیں۔

چندہ سالانہ "خالد" .. .. -/۱۰ روپے
" " "تشحیذ" .. .. -/۸ روپے

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

## درخواستِ دعا

مکرم ملک عبدالحفیظ خاں صاحب ساکن سلطان پورہ لاہور کا محکمانہ امتحان ۲۸/۱۱/۷۲ کو ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد ابراہیم دارالرحمت غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



آئینۂ ایام:-

# بعض خبروں کا خلاصہ

• **تین ارب روپے کا خسارہ**

اسلام آباد ۲۵، نومبر۔ وزیر اعظم بھٹو نے تربیلا بند کے انجنیئروں اور ماہرین کو ہدایت کی ہے کہ برسات تک تربیلا بند کی جھیل کی مرمت مکمل کرلیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ بند کو نقصان پہنچنے کی وجہ سے تقریباً تین ارب روپے کا خسارہ ہو چکا ہے، مزید نقصان اُٹھانا ملک کے لئے ممکن نہیں۔ ملک کی ترقی اور معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لئے تربیلا بند کا مکمل ہونا بہت ضروری ہے اِس لئے جتنی جلد ہو سکے اِس بند کی مرمت اور تعمیر کا کام مکمل کیا جائے۔

(روزنامہ "امروز" ۲۶، نومبر ۷۴ء صلا)

• **پُراسرار بیماری سے تیس افراد جاں بحق**

داؤد خیل ۲۵، نومبر۔ داؤد خیل اور نواحی علاقوں میں مختلف بیماریاں پھُوٹ پڑی ہیں جن کے نتیجہ میں ایک ہفتہ میں تیس افراد ان بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ ہر روز دو تین افراد اِن بیماریوں کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ ابھی تک ان بیماریوں کی نوعیت معلوم نہیں ہو سکی تاہم مقامی ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ بارشیں نہ ہونے کی بناء پر لوگ نامعلوم بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اب تک جو لوگ اِن بیماریوں کا شکار ہوئے ہیں انہیں شام کے وقت بخار ہوتا تھا اور وہ صبح ہونے تک جاں بحق ہو جاتے تھے ان کی سانس بند ہو جاتی اور دل پر بوجھ محسوس ہوتا۔ علاقے کے عوام نے محکمۂ صحت سے اپیل کی ہے کہ وہ ان پُراسرار بیماریوں کے تدارک کا فوری انتظام کرے۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۲۶، نومبر ۷۴ء صلا)

• **توانائی میں بدترین بحران کا دَور**

لاہور ۲۵، نومبر۔ چیئرمین واپڈا مسٹر شاہنواز خاں نے ایوانِ صنعت و تجارت کے مالکان کے ایک اجلاس میں بتایا کہ بجلی کی توانائی میں بدترین بحران کا دَور آئندہ جنوری کے آخری دس دنوں میں ہو گا کیونکہ ان دنوں میں بجلی کی مقدار میں ۲۸ لاکھ یونٹ کی کمی ہو چکی ہو گی۔ واپڈا بجلی کی پیداوار ایک کروڑ ۱۷ لاکھ یونٹ سے بڑھا کر ۲ کروڑ ایک لاکھ یونٹ تک پہنچا دینے کے باوجود تشویشناک صورتِ حال سے دوچار ہے کیونکہ بعض غیر ملکی فرمیں نئے بجلی گھر قائم کرنے کے پروگرام پر صحیح طور پر عملدرآمد نہیں کر رہیں انہیں جرمانے کئے جائیں گے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ لائلپور کے تھرمل پاور اسٹیشن کی پہلی ٹربائن کو گزشتہ ستمبر میں بجلی پیدا کرنے کا کام شروع کر دینا تھا لیکن ابھی تک اس کے لئے مطلوبہ مشینری بھی پاکستان نہیں پہنچ سکی۔ اس لئے واپڈا موجودہ صورتِ حال سے نمٹنے کے لئے صارفین کے تعاون پر ہی بھروسہ کرنے کیلئے مجبور ہے۔ لیکن اگر پھر بھی بجلی کی کمی بدستور رہی تو صنعتی اداروں کو ہفتہ میں صرف پانچ دن کام کرنے کے لئے مجبور کرنا پڑے گا۔

(نوائے وقت ۲۶، نومبر ۷۴ء صلا)

• **خوں ریز تصادم۔ چار ہلاک نو زخمی**

چنیوٹ ۲۵، نومبر۔ نواحی موضع رجوعہ سیداں میں کتّوں کی لڑائی کے دَوران دو مخالف پارٹیوں کے درمیان خونریز تصادم ہو گیا جس میں چار افراد ہلاک اور نو شدید زخمی ہو گئے زخمی ہونے والوں میں سے تین کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ چنیوٹ پولیس نے ملزموں کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے لیکن ابھی تک کسی ملزم کی گرفتاری کی اطلاع نہیں ملی۔ واقعات کے مطابق موضع دولت پور کے دو زمینداروں وریام اور مرزا کے درمیان خاندانی رنجش تھی۔ آج رجوعہ سیداں میں کتّوں کی لڑائی تھی جس کے لئے جھنگ، سرگودہا، میانوالی اور راوی کے علاقہ سے کتّے منگوائے گئے تھے۔ اِس موقع پر بدقسمتی سے وریام اور مرزا پارٹی کے لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ کتّوں کی لڑائی ختم ہوئی تو ان دونوں پارٹیوں نے ایک دوسرے کو للکارا اور ان کے درمیان خونریز تصادم ہو گیا جس میں لاٹھیوں، کلہاڑیوں اور بندوقوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ نتیجۃً چار افراد ہلاک اور نو شدید زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک عورت بھی شامل ہے۔ زخمیوں کو رجوعہ سیداں، چنیوٹ اور لائلپور کے ہسپتالوں میں داخل کرا دیا گیا ہے۔

(امروز ۲۶، نومبر ۷۴ء صلا)

• **طالب علم بس تلے آ کر ہلاک**

چیچہ وطنی ۲۵، نومبر۔ بس کنڈکٹر اور ڈرائیور کی جلد بازی کے باعث اگلے روز ایک نوجوان طالب علم رائے امتیاز احمد خاں بس تلے آ کر جاں بحق ہو گیا۔ وہ طالب علم ساتھیوں کے ہمراہ چیچہ وطنی آنے کے لئے چک نمبر ۱۵/۱۱۱ کے بس سٹاپ پر کھڑا تھا۔ اس نے بس نمبر آر آئی اے ۲۴۴۵ کو روکا۔ جونہی وہ سوار ہونے لگا کنڈکٹر کی آواز پر ڈرائیور نے بس چلا دی۔ کچھ طلباء تو چلتی بس میں سوار ہونے میں کامیاب ہو گئے لیکن امتیاز کا پاؤں پھسل گیا اور وہ بس کے پچھلے پہیہ تلے آ کر موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔ اس المناک حادثہ کی خبر ملتے ہی مقامی کالج اور ایم۔ سی۔ ہائی سکول کے ہزاروں طلباء جی۔ ٹی روڈ پر دھرنا مار کر بیٹھ گئے جس سے تین گھنٹے ٹریفک معطل رہی۔ پولیس نے بس کنڈکٹر کے خلاف اقدامِ قتل کے الزام میں اور ڈرائیور کے خلاف غفلت اور لاپرواہی برتنے کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(امروز ۲۶، نومبر ۷۴ء صلا)

## عشرہ وقفِ جدید برائے وصولی و ترسیلِ رقوم

احبابِ جماعت کو علم ہے کہ وقفِ جدید کا سالِ رواں ۳۱، فتح ۱۳۵۳ ہش بمطابق ۳۱، دسمبر ۱۹۷۴ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اِس ضمن میں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امسال وقفِ جدید کا عمومی سالانہ بجٹ گزشتہ سال کی نسبت دوگنا ہے لہٰذا ہر جماعت کو ادائیگی کے وقت یہ نسبت ملحوظ رکھنی چاہیئے۔

امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال و وقفِ جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ یکم تا ۱۰، فتح (یکم تا ۱۰، دسمبر) "عشرہ وقفِ جدید" منا کر چندہ وقفِ جدید کی وصولی کا خصوصی اہتمام فرماویں۔ کوشش فرما کر وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں تاکہ یہ رقوم سالِ رواں کے حساب میں محسوب ہو سکیں۔ ابھی تک ایک لاکھ سے زائد رقم قابلِ وصول ہے جو ایک ماہ کے اندر وصول ہونی چاہیئے لہٰذا غیر معمولی توجہ، محنت اور دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب عہدیداران کو کما حقہٗ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

اطفال اور ناصرات کے عہدیداران کو بھی اِس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے کیونکہ ان کی وصولی مقابلۃً بہت کم ہے۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید

## درخواستِ دُعا

(۱) محترم مولانا عبد اللطیف صاحب بہاولپوری کچھ عرصہ سے بندشِ پیشاب کے عارضہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ علاج کے سلسلہ میں لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ غالباً اپریشن ہو گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور لمبی اور مفید زندگی دے۔

(۲) میری بھابی محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بیگم کرنل اقبال صاحب ایک عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ اب قریباً ایک ہفتہ سے سی۔ ایم۔ ایچ میں زیرِ علاج ہیں۔ کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ دل کی حالت باعثِ تشویش ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الشکور آف ملتان حال وارد لاہور)

(۳) خاکسار عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احبابِ کرام سے صحت کے لئے بدرگاہِ الٰہی دعا کی درخواست ہے۔

(اکبر عالم۔ شیخوپورہ)

## احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

مَیں اپنے والد محترم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی مرحوم جو فارسی کے معروف شاعر تھے کا مجموعہ کلام شائع کروا رہا ہوں۔ محترم والد صاحب مرحوم کے دوستوں اور ملنے والوں سے گزارش ہے کہ اگر ان کے پاس مرحوم کی کوئی نظم یا یادداشت موجود ہو تو مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی پہلی فرصت میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(منصور احمد معرفت ملک جی برادرز۔ گولبازار۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴